بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

حزب التحرير
HIZB UT TAHRIR

مرکزی میڈیا آفس

جمعہ، 27 ربیع الاول، 1439ھ | 15/12/2017 | نمبر: 1439 AH/006

پریس ریلیز

هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۖ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ

"وہ تمہارے حقیقی دشمن ہیں، تم ان سے بچتے رہو، اللہ انہیں ہلاک کرے، وہ حق سے کس طرح منحرف ہو جاتے ہیں؟" (المنافقون:4)

13 دسمبر 2017 کو اسلامی علاقوں کے پچپن (55) ممالک کے رہنما استنبول میں ٹرمپ کی جانب سے القدس (یروشلم) کو یہودی وجود کا دار الحکومت قرار دینے کے اعلان کا جواب دینے کے لیے جمع ہوئے۔ ہمیشہ کی طرح ایک بار پھر وہ مسلمانوں کی امیدوں پر پورا اترے جہاں انہوں نے صرف ایک دوسرے سے بڑھ کر مذمتی اور تنقیدی تقاریروں پر اکتفا کیا۔ یہ اس لیے کیونکہ وہ کافر مغربی استعمار کے ایجنٹس ہیں اور اسلام کے خلاف اُن کی جنگ کے آلہ کار ہیں۔ وہ اُن کے حکم پر مسلمانوں کو اسلامی طرزِ زندگی دوبارہ شروع کرنے سے روکنے والے، اُن کے مفادات کی نگہبانی کرنے والے اور ہماری سرزمین کو اُن کے لئے نوآبادیات بنانے والے اور ہماری دولت کو لوٹنے میں اُن کی مدد کرنے والے ہیں۔

ان کی تقاریر کا جائزہ لینے کے بعد ہم نے یہ دیکھا کہ ان سب نے اپنے مطالبے میں اس بات سے آگے بڑھنے کی ہمت نہیں کی کہ بین الاقوامی قوانین کے مطابق مشرقی یوروشلم کو "مبینہ" فلسطینی ریاست کا دار الحکومت قرار دیا جائے۔

ان کے مطالبے کی بنیاد بین الاقوامی قانون ہے جسے کافر استعماری ریاستوں نے مرتب کیا تھا تاکہ وہ خلافت کو ختم کرنے کے بعد مسلمانوں کو تباہ کرنے اور اپنے استعماری مفادات کے حصول کو یقینی بنا سکیں؛ یوں استعماریوں نے مسلم ممالک کو پچپن ممالک میں تقسیم کر دیا جو کفر کے قانون کا تحفظ کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے قانون کے خلاف لڑتے ہیں!

اپنے اس عمل کے ذریعے انہوں نے اپنے استعماری آقاؤں اور مالکوں سے اپنی وفاداری کا ثبوت دیا ہے۔ اگر وہ اپنی اس تنظیم کے نعرے یعنی "اسلامی تعاون" کے نام سے ہی وفادار ہوتے تو وہ یہ جان لیتے کہ اسلام مسلمان ممالک کو ایک ریاست میں یکجا کرنے کا تقاضا کرتا ہے، جس کی قیادت ایک امام کرے نہ کے کئی مختلف حکمران۔ امام مسلم نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ، **إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ، فَاقْتُلُوا الآخَرَ مِنْهُمَا** "اگر دو خُلفاء کے ہاتھوں پر بیعت ہو جائے تو جس کے ہاتھ پر بعد میں بیعت ہوئی ہو اس کو مار ڈالو" (اس لیے کہ اس کی خلافت پہلے خلیفہ کے ہوتے ہوئے باطل ہے)۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **سَتَكُونُ هَنَاتٌ، وَهَنَاتٌ، فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ وَهُمْ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ** "فتنے اور فساد قریب ہیں، پھر جو کوئی اس امت کو تقسیم کرے تو اس کو تلوار سے مارو چاہے جو کوئی بھی ہو"۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوهُ** "اگر کوئی شخص تمہارے پاس آئے جب تم سب ایک شخص تلے متحد ہو اور وہ تم میں تفریق اور تقسیم کرنے کی کوشش کرے تو اس کو مار ڈالو"۔

امام النووی نے 'شرح مسلم' میں فرمایا: "حکم یہ ہے کہ اُس شخص سے لڑا جائے جو امام (خلیفہ) کے خلاف لڑے یا مسلمانوں کو تقسیم کرنا چاہتا ہو یا ان اعمال جیسا کوئی اور عمل کرے تو اسے روکا جائے، اور اگر وہ نہیں رکتا تو اس کے خلاف لڑا جائے اور اگر اس کے شر کو ختم کرنے کا واحد طریقہ اُس کی موت ہے تو اسے لازمی قتل کیا جائے۔ حدیث اس حکم کا ثبوت ہے کہ ایک سے زیادہ امام ہونا یا دو خلفاء ہونا منع ہے کیونکہ ایسی صورتِ حال تقسیم کی طرف لے جائے گی اور اس سے بغاوت پیدا ہو گی اور برکتیں ختم ہو جائیں گی، یہ اجماع سے روایت ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ علماء اس بات پر متفق ہیں کہ اس بات کی اجازت نہیں کہ ایک وقت میں دو خلفاء کا تقرر کیا جائے"۔

حزب التحریر آفیشل ویب پیج: http://www.hizb-ut-tahrir.org
حزب التحریر میڈیا آفس ویب پیج: http://www.hizb-ut-tahrir.info
ٹیلیفون/ فیکس: 009611307594 موبائل: 0096171724043
ای میل: ws-cmo@hizb-ut-tahrir.info

تو اے حکمرانو اور رہنماؤ ہمیں بتاؤ کہ تم کس قانون سے رجوع کرتے ہو، اللہ کے قانون سے یا اللہ کے دشمنوں کے قانون سے؟ کیا اللہ کے قانون میں اس بات کی اجازت ہے کہ فلسطین کی سرزمین کا بیشتر حصہ یہود کو دے کر اُن کے ساتھ "امن" قائم کر لیا جائے؟ کیا اللہ کا قانون اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ مسلمانوں کی سرزمین درجنوں ممالک میں تقسیم ہو؟ یا یہ کہ وہ ایک اکائی کی صورت میں ان ممالک کو یکجا کرنے کو لازمی قرار دیتا ہے؟ تم اچھی طرح سے جانتے ہو کہ جب امت ایک ریاست کی صورت میں یکجا ہو جائے گی تو یہ ریاست تمام شعبوں میں دنیا کی نمبر ایک ریاست ہو گی اور دنیا کے تمام ممالک اِس کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور تب امریکہ یا کوئی اور اس کے خلاف کوئی فیصلہ لینے کی ہمت نہیں کر سکے گا اور نہ ہی کسی یہودی اکائی کا کوئی وجود باقی رہے گا۔

اے مسلمانو! مسئلہ یہ نہیں ہے کہ ٹرمپ نے یوروشلم کو یہودی ریاست کا دارلحکومت تسلیم کرنے کا اعلان کر دیا ہے جبکہ مسلمانوں پر مسلط حکمرانوں نے عثمانی خلافت کے دارلحکومت استنبول میں جمع ہو کر مشرقی یوروشلم کو غزہ اور مغربی کنارے، جسے وہ فلسطینی ریاست کہتے ہیں، کا دارلحکومت تسلیم کرنے کا مطالبہ کیا ہے، یعنی انہوں نے یہ قبول کر لیا ہے کہ مغربی یوروشلم بلکہ پورا کا پورا فلسطین یہودی وجود کی ملکیت ہے۔ بلکہ مسئلے کی اصل حقیقت یہ ہے کہ فلسطین اور اس کا یروشلم اور اس کے تمام شہر اور دیہات خراجی اسلامی زمین ہے جس کی ملکیت تا قیامت پوری امت مسلمہ کے پاس ہے۔ اس کو آزاد کروانا اور یہودی وجود کا خاتمہ کرنا ایک لازمی امر ہے اور ایسا صرف مسلم افواج ہی کر سکتی ہیں۔ سیاسی مذاکرات، طویل یا مختصر مدت کی جنگ بندیاں اور فلسطین کے مسلمانوں کی مزاحمتی تحریک، چاہے وہ کتنی ہی طاقتور کیوں نہ ہو، فلسطین کو آزاد نہیں کرا سکتیں۔ فلسطین کی آزادی صرف اس فوج کے ذریعے سے ہو گی جو مکمل طور پر مسلح ہو، اسلام سے جڑی ہو، جس کے پاس ایمان ہو، منصوبہ بندی ہو اور وہ بھاری ہتھیاروں، ٹینکوں، توپوں، جنگی طیاروں اور میزائلوں سے مسلح ہو۔

اے مسلمانو! یہ حکمران اس امت کے دشمنوں کے احکامات پر عمل کرتے ہیں اور امت کو قائل کرتے ہیں کہ وہ یہودی وجود کو تسلیم کر لے، اس کے ساتھ امن کے ساتھ رہنے اور اس کے بدلے میں مغربی کنارے، غزیٰ کی پٹی اور مشرقی یوروشلم پر مشتمل فلسطینیوں کی کمزور ریاست کو قبول کر لے۔ آپ کے لیے یہ کوئی خفیہ بات نہیں کہ ان حکمرانوں میں سے کچھ یہودی وجود کو تسلیم کرتے ہیں اور اس کا جھنڈا قائرہ، انقرہ اور عمان میں کھلم کھلا جبکہ باقی مسلمان ممالک میں خفیہ طور پر لہراتا ہے۔

اے مسلمانو! یہ حکمران شام، یمن، لیبیا، مصر، تیونس اور دیگر ممالک میں تمہارے خلاف جرائم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ یہ ظلم و جبر کے زور پر حکمرانی کر رہے ہیں اور یہ تمہیں تمہارے رب کے قانون کے مطابق زندگی گزارنے سے روکتے ہیں۔ ان کے جھوٹ پر بھروسہ اور یقین مت کرو، نہ ہی ان کے ظلم میں ان کی حمایت کرو اور نہ ہی انہیں سنوا ورنہ ہی ان کی اطاعت کرو۔

اے مسلمانو! ان حکمرانوں سے کوئی امید نہیں ہے۔ وہ حکمران جنہوں نے کھلم کھلا یہودی وجود کو تسلیم کر رکھا ہے منافق ہیں۔ وہ حکمران جو یہود کے ساتھ معمول کے تعلقات کو مسترد کرتے ہیں وہ بھی منافق ہیں۔ ان سب نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور ایمان والوں کے ساتھ غداری کی اور تمہاری افواج کو اپنے اقتدار اور استعماری طاقتوں کے تحفظ اور تمہیں قتل کرنے کے لئے مختص کر دیا بجائے اس کے کہ یہ افواج مقبوضہ مسلم علاقوں کو آزاد کرانے اور اسلام کو پھیلانے کے لیے اللہ کی راہ میں لڑتیں ۔ ان حکمرانوں سے کوئی امید نہیں ہے لیکن اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے بعد آپ سے یہ امید ہے کہ آپ ان جابر حکمرانوں کو ہٹاؤ گے اور خود پر سے ان کے تسلط کو ختم کرو گے، اور نبوت کے طریقے پر خلافت راشدہ کے قیام کی کوشش کرو گے تاکہ تم اپنی کھوئی ہوئی وحدت دوبارہ حاصل کر سکو۔

اور مسلم افواج کے کمانڈرو، کیا تم نے زمین و آسمان اور اس پوری کائنات کے رب کے سامنے حاضر ہو کر اِس سوال کا جواب دینے کی تیاری کر لی ہے جب تم سے ان غدار حکمرانوں کی غداری پر خاموشی اختیار کرنے کا سبب پوچھا جائے گا، جبکہ تم نے ان کی غداری خود اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے اور ان حکمرانوں کی جانب سے اللہ اور رسول ﷺ کے دشمنوں کی اطاعت کرنے کا خود مشاہدہ کیا ہے؟

جہاں تک علماء و مشائخ کا تعلق ہے تو ہم انہیں یہ یاددہانی کراتے ہیں کہ وہ انبیاء کے وارث ہیں اور امت کی رہنمائی کی بھاری ذمہ داری ان کے کندھوں پر ہے کہ وہ ان جابر حکمرانوں کا سامنا کریں اور حق و سچ کی بات کھل کر کریں اور اللہ کے قانون کو مکمل نافذ کرنے مطالبہ کریں۔ اور اولین کام جہاد کو دوبارہ زندہ کرنا ہے، صرف مقبوضہ علاقوں کی آزادی کے لئے ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں اسلام کو پھیلانے کے لئے۔

اے اللہ استخلاف (خلافت کی واپسی) کا وعدہ پورا فرمائیے، طاقت اور بالادستی کے دور کے واپسی کا وعدہ، اور ہمارے لئے اُن اہل قوت کو تیار فرما جو ہمیں نصرۃ دیں اور ہمیں اس قابل کر کہ ہم بیت المقدس کو آزاد کروایں اور یہود کی نجاست سے پاک کریں۔

ڈاکٹر عثمان بخاش

ڈائریکٹر ، مرکزی میڈیا آفس حزب التحریر